آیات الاحکام: اور اس پر کیے گئے کام کا مختصر تعارف

تحریر: زبیر جمالوی

(فاضل جامعۃ المدینہ، ملتان)

(متخصص فی الفقہ، لاہور)

تاریخ: 6 جولائی 2024

قرآن مجید چونکہ صرف تلاوت کے لیے نہیں نازل کیا گیا بلکہ اس کے اندر اولین واخرین کے علوم بند ہیں

اسی وجہ سے قرآن کریم پر مختلف جہات سے کام ہوا کسی تفسیر پر کلامی رنگ غالب ہے تو کسی پر لغوی کسی پر فقہی رنگ غالب ہے تو کسی پر صوفی

مشہور تابعی بزرگ امام ابوعبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ (سال وفات 74ھ) جو سیدنا مولی علی سیدنا عثمان عبد اللہ بن مسعود ابی بن کعب زید بن ثابت وغیرہ اکابر صحابہ کے شاگرد تھے اور 40 سال مسجد کوفہ میں درس قرآن دیا

آپ فرماتے ہیں

كنّا إذا تعلّمنا عشر آيات من القرآن، لم نتعلّم العشر الّتي بعدها، حتى نعرف حلالها، وحرامها، وأمرها، ونهيها.

ترجمہ

جب ہم قرآن کریم کی 10 آیات سیکھتے تو اگلی 10 آیات تب تک نہ سیکھتے جب تک پچھلی 10 آیات میں موجود حرام و حلال اور امر و نہی کو نہ جان لیتے

[(البيان في عد آي القرآن ١/ ٣٣ ـــ أبو عمرو الداني (ت ٤٤٤]

اسی طرح موطأامام مالک میں ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (سال وفات 73ھ) نے سورہ بقرہ سیکھنے میں 8 سال لگائے

[مالک بن أنس, موطأمالک, 1/205]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (سال وفات 24ھ) نے سورہ سیکھنے میں 12 سال لگائے اور بعد ختم ایک اونٹ ذبح کیا

[(شعب الإیمان- ٢/٣٣١ — أبو بکر البیهقي (ت ٤٥٨]

آیت کی تعریف

لغوی معنی

آیات آیت کی جمع ہے لغوی طور پر یہ کئی معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے

(1) معجزہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ترجمہ: (الإسراء 101) ہم نے موسی کو 9 معجزات دئے

(2) علامت: جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ ترجمہ: [ان کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ تابوت سکینہ تمہارے پاس آئے گا (البقرة 248)

(3) عبرت: جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ ترجمہ: اس میں تمہارے لیے عبرت ہے (البقرۃ 248)

(4) دلیل: قران مجید میں ہے وَمِن آیاته أَن خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے (الروم 20)

[مناهل العرفان في علوم القرآن، ۱/۳۳۸]

[المدخل لدراسة القرآن الكريم، ۳۰۹]

اصطلاحی معنی

امام زرکشی رحمہ اللہ (سال وفات 794ھ) نے البرھان میں اور امام سیوطی رحمہ اللہ (سال وفات 911ھ) نے الاتقان میں یہ تعریف نقل کی ہے

اَلْاٰیَةُ طَائِفَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مُنْقَطِعَةٌ عَمَّا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا ترجمہ: قرآنی کلمات کا ایسا مجموعہ جو اپنے ما قبل ومابعد سے جدا ہو

[البرهان في علوم القرآن، ۱/۲۶۶]

[الإتقان في علوم القرآن، ۱/۲۳۰]

لیکن یہ تعریف درست نہیں کیوں کہ یہ تعریف سورت پر بھی صادق آتی ہے لہذا اس میں ایک قید کا اضافہ کرنا ضروری ہے

قرآنی کلمات کا ایسا مجموعہ جو اپنے ما قبل و مابعد سے جدا ہو اور یہ کلمات سورت کے اندر داخل ہوں

[المنار في علوم القرآن ١٦٥]

[المدخل لدراسة القرآن الكريم،٣٠٩]

حکم کی تعریف

لغوی معنی

احکام حکم کی جمع ہے اور اس کا معنی منع کرنے کے ہیں اسی وجہ سے عرب جانور کے لگام کے اس حصے کو جو لوہے کا ہوتا ہے حَكَمَة الدابة کہتے ہیں کیونکہ اس کے ذریعے جانور کو قابو کیا جاتا ہے

[أصول الفقه الذي لايسع الفقيه جهله، ٢٤]

اسی طرح حکیم کو حکیم اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی حکمت و دانائی سے فائدہ لے کر رزائل اور برے کاموں سے بچ جاتا ہے

[الموسوعة القرآنية المتخصصة،١٧٣]

اصطلاحی معنی

اصولیین کے نزدیک حکم سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب جو مکلفین (عاقلین بالغین) کے ساتھ متعلق ہو طلب کے طور پر یا تخییر کے طور پر یا وضع کے طور پر

خطاب الله المتعلق بأفعال المكلفين طلبا أو تخييرا أو وضعا

[علم اصول الفقه و خلاصة تاريخ التشريع ٩٤]

طلب سے وجوب ندب حرمت اور کراہت مراد ہیں

تخییر سے اباحت کی طرف اشارہ ہے

وضع سے سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، رخصت، عزیمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

[الوجيز في اصول الفقه الإسلامي، ۱/۲۹۲]

فقہاء کے نزدیک حکم اس خطاب کے مقتضی، اثر، مدلول کو حکم کہا جاتا ہے جو مکلفین کے افعال سے متعلق ہو

[عياض السلمي, اصول الفقه الذي لايسع الفقيه جهله 33]

آیات الاحکام سے کیا مراد ہے؟

امام ابن جُزَیّ غرناطی رحمہ اللہ (سال وفات 741ھ) لکھتے ہیں

وأما أحكام القرآن فهي ما ورد فيه من الأوامر والنواهي. والمسائل الفقهية

ترجمہ

احکام القرآن سے مراد وہ آیات جن میں اوامر ونواہی اور فقہی مسائل بیان ہوئے ہوں

[ابن جزي الكلبي، التسهيل لعلوم التنزيل، ١/١٦]

شیخ حسین ذہبی رحمہ اللہ (سال وفات 1398ھ) لکھتے ہیں

آيات تتضمن الأحكام الفقهية التي تتعلق بمصالح العباد في دنياهم وأُخراهم،

ترجمہ

وہ آیات جو ان فقہی احکام کو متضمن ہو جن سے انسانوں کی دنیا اور آخرت اچھی ہو سکے

[الذهبي، محمد حسين، التفسير والمفسرون، ٢/٣١٩]

دکتور صلاح اَبو الحاج لکھتے ہیں

هو الآيات اللتي اُستُنبِط منها الأحكامُ الفقهية صراحة و دلالة

ترجمہ

وہ آیات جن سے صراحتا یا دلالتا فقہی احکام کا استنباط کیا جائے

[صلاح أبو الحاج، نيل المرام في آيات الأحكام صفحة 11]

اس فن پر سب سے پہلی کتاب

اس بارے میں محققین کی آراء مختلف ہیں

(1) محمد بن سائب کلبی رحمہ اللہ (سال وفات 146ھ) کی تفسیر اولین تفسیر ہے

(2) امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (سال وفات 244ھ) کی تفسیر اولین تفسیر ہے

(3) ابو الحسن سعدی رحمہ اللہ (سال وفات 244ھ) کی کی تفسیر اولین تفسیر ہے

آیات الاحکام پر لکھی گئی مشہور تفاسیر کے نام

مذہب شافعی کی تفاسیر

(1) احکام القرآن للشافعی اس کو امام بیہقی رحمہ اللہ (سال وفات 458ھ) نے امام شافعی رحمہ اللہ (سال وفات 204ھ) کی کتب الام الرسالہ وغیرہ سے اسی طرح آپ کے اصحاب مزنی (سال وفات 264ھ) بویطی (سال وفات 231ھ) ربیع مرادی (سال وفات 370ھ) ابو ثور (سال وفات 240ھ) وغیرہ کتب سے جمع کیا ہے

(2)احکام القرآن یہ امام ابوالحسن علی بن محمد طبری کیاہراسی شافعی (سال وفات 504ھ) کی تصنیف ہے

(3)الاکلیل فی استنباط التنزیل یہ امام جلال الدین سیوطی شافعی (سال وفات 911ھ) کی کتاب ہے

مذہب حنفی کی تفاسیر

(1) علی بن موسی بن یزداد القمی رحمہ اللہ (سال وفات 305ھ) آپ کی تفسیر کانام احکام القرآن ہے

(2)ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ (سال وفات 321ھ) آپ کی تفسیر کانام احکام القرآن ہے

(3)امام ابوبکر جصاص رازی رحمہ اللہ (سال وفات 370ھ) آپ کی تفسیر کانام احکام القرآن ہے

(4)احمد بن ابوسعید عبداللہ امیٹھوی رحمہ اللہ (سال وفات 1130ھ) آپ کی تفسیر کانام التفسیرات الأحمدیۃ في بیان الآیات الشرعیۃ ہے

مذہب مالکی کی تفاسیر

(1)احکام القرآن یہ امام ابواسحاق اسماعیل بن اسحاق جہضمی مالکی (سال وفات 282ھ) کی تفسیر ہے

(2)احکام القرآن یہ قاضی ابو بکر ابن العربی رحمہ اللہ (سال وفات 543ھ) کی تفسیر ہے

(3)الجامع لاحکام القرآن یہ امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ قرطبی مالکی (سال وفات 656ھ) کی تالیف ہے

مذہب حنبلی کی تفاسیر

(1)احکام القرآن یہ امام ابو یعلی محمد بن الحسین الفراء حنبلی (سال وفات 458ھ) کی کتاب ہے

مذہب شیعہ کی تفاسیر

(1) کنز العرفان فی فقہ القرآن یہ شیخ مقداد بن عبد اللہ حلی (سال وفات 826ھ) کی کتاب ہے

(2) تفسیر آیات الاحکام یہ شیخ سید محمد حسین طباطبائی (سال وفات 1386ھ) کی تالیف ہے

جدید تفاسیر

ماضی قریب میں علامہ محمد علی صابونی (سال وفات 1442ھ) نے اس فن پر روائع البیان فی تفسیر القرآن کے نام سے ایک جاندار کام کیا

اسی سے پہلے محمد علی السایس (سال وفات 1396ھ) نے بھی تفسیر آیات الاحکام کے نام سے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے

آیات الاحکام کی تعداد میں مفسرین کی آراء کا جائزہ

آیات الاحکام کی تعداد کے حوالہ سے ائمہ کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے سب سے پہلا اختلاف تو یہی ہے کہ کیا آیات الاحکام کی تعداد کو معین کرنا درست بھی ہے یا نہیں

پہلا مؤقف

جن ائمہ کرام کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد معین کرنا درست ہے ان میں آگے پھر اختلافات ہیں کہ ان کنتی تعداد کتنی ہیں

(پہلا قول)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ (سال وفات 182ھ) کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد 1100 ہے

[(ایقاظ الوسنان 67 — محمد بن علي السنوسي (ت ۱۲۷۵]

(دوسرا قول)

امام ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ (سال وفات 102ھ) کے مطابق قرآن مجید میں ایک ہزار حلال و حرام کی آیات موجود ہیں

[(تفسير البغوي 1/373 — البغوي، أبو محمد (ت ٥١٦]

(تیسرا قول)

امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (سال وفات 181ھ) کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد 900 ہے

[الاجتهاد ومدي حاجتنا في هذا العصر، 180 —الدكتور موسى الافغاني]

(چوتھا قول)

امام غزالی رحمہ اللہ (سال وفات 505ھ) کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد 500 ہے

[(المستصفى 1/342، —أبو حامد الغزالي (ت ٥٠٥]

امام بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (سال وفات 794ھ) اس قول کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے مقاتل بن سلیمان (سال وفات 150ھ) پانچ سو آیات احکام کی تفسیر لکھی جس کے بعد بہت سارے مفسرین کے ہاں یہ رائے مشہور ہو گئی کہ آیات الاحکام کی تعداد 500 ہے

[(البحر المحيط في أصول الفقه 8/230 —بدر الدين الزركشي (ت ٧٩٤]

امام غزالی رحمہ اللہ سے پہلے قاضی ابو الحسن ماوردی رحمہ اللہ (سال وفات 450ھ) نے بھی آیات الاحکام کی تعداد 500 بتائی ہے

[(الحاوي الكبير 16/57 —الماوردي (ت ٤٥٠]

اس قول کو حنابلہ میں سے ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (سال وفات 620ھ) نے حنفیہ میں سے ملا جیون رحمہ اللہ (سال وفات 1130ھ) نے اور شافعیہ میں سے امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ (سال وفات 606ھ) نے مالکیہ میں سے ابن العربی رحمہ اللہ (سال وفات 543ھ) نے بھی قبول کیا

البتہ ابن العربی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں 844 سے بحث کی ہے

(پانچواں قول)

شیخ صدیق حسن خان بھوپالی (سال وفات 1307ھ) نے آیات الاحکام کی تعداد تقریباً 200 بتائی ہے

[(نیل المرام من تفسیر آیات الأحکام 9/1 — صدیق حسن خان (ت ۱۳۰۷]

(چھٹا قول)

شیخ ابن قیم الجوزیہ (سال وفات 751ھ) کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد 150 ہے

[تفاسیر آیات الأحکام ومناھجھا 46/1 — الدکتور علي العبید]

یہی قول سید فراتی کواکبی (سال وفات 1320ھ) کا بھی ہے

[(أم القری 116/1 — الکواکبي (ت ۱۳۲۰]

(ساتواں قول)

آیات الاحکام کی تعداد 100 ہے یہ قول امام سیوطی رحمہ اللہ (سال وفات 911ھ) نے ذکر کیا لیکن کسی کی طرف منسوب نہیں کیا

[التمذهب-دراسة نظرية نقدية ١/١٧٨ ــ خالد الرويتع]

(آٹھواں قول)

ابن امام الیمن زیدی (سال وفات 1067ھ) نے اس کی تعداد 240 بتائی ہے

[(منتهى المرام في شرح آيات الأحكام، 11 ــ ابن امام اليمن (ت ١٠٦٧]

مندرجہ بالا اقوال میں 500 قول زیادہ مشہور ہے

دوسرا مؤقف

آئمہ کرام کی ایک بڑی تعداد کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد معین کرنا درست نہیں

امام عزالدین بن عبد السلام شافعی رحمہ اللہ (سال وفات 660ھ) فرماتے ہیں

ومعظم أي الْقُرْآن لَايَخْلُوعَن أَحْكَام ترجمہ: قرآن مجید کا اکثر حصہ احکام سے خالی نہیں

[(الإمام في بيان أدلة الأحكام 284/1 ــ عزالدين بن عبد السلام (ت ٦٦٠]

امام شہاب الدین قرافی مالکی رحمہ اللہ (سال وفات 684ھ) لکھتے ہیں

لا تکاد تجد آیۃ إلا وفیها حکم وحصرها في خمسمائۃ آیۃ بعید، ترجمہ: تم قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں پاؤ مگر اس میں کوئی نہ کوئی حکم شرعی ہوگا اور آیات الاحکام کو 500 میں منحصر کرنا بعید ہے

[(شرح تنقیح الفصول 1/437 — القرافي (ت ٦٨٤]

علامہ رجرامی رحمہ اللہ (سال وفات 899ھ) نے بھی اس کی تائید کی ہے

[(رفع النقاب عن تنقیح الشهاب ٦/١٠٩ — الرجراجي، الحسین بن علي (ت ٨٩٩]

امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ (سال وفات 702ھ) لکھتے ہیں

هُوَ غَيْرُ مُنْحَصِرٍ فِي هَذَا الْعَدَدِ، بَلْ هُوَ مُخْتَلِفٌ بِاخْتِلَافِ الْقَرَائِحِ وَالْأَذْهَانِ وَمَا يَفْتَحُهُ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنْ وُجُوهِ الِاسْتِنْبَاطِ ترجمہ: آیات الاحکام کوئی کسی عدد میں منحصر کرنا درست نہیں کیونکہ یہ تو لوگوں کی طبیعتوں اور ان کی اذہان اور جو کچھ اللہ تعالیٰ ان کے لیے وجوہ استنباط میں سے کھولتا ہے کے اعتبار سے مختلف ہو سکتے ہیں

[(البحر المحیط في أصول الفقه 8/230 — بدر الدین الزرکشي (ت ٧٩٤]

امام نجم الدین طوفی حنبلی رحمہ اللہ (سال وفات 716ھ) لکھتے ہیں

وَالصَّحِيحُ أَنَّ هَذَا التَّقْدِيرَ غَيْرُ مُعْتَبَرٍ، وَأَنَّ مِقْدَارَ أَدِلَّةِ الْأَحْكَامِ فِي ذَلِكَ غَيْرُ مُنْحَصِرٍ ترجمہ:.
صحیح یہی ہے کہ آیات الاحکام کی تعداد مقرر کرنا معتبر نہیں بلکہ احکام کے دلائل بہت سارے ہیں

[(شرح مختصر الروضة ۳/ ۵۷۷ — الطوفي (ت ۷۱۶]

یہی بات علامہ صنعانی (سال وفات 1176ھ) نے بھی لکھی ہے

لا دَلِيل على حصرها وكل الْقُرْآن وآياته دَالَّة على الْأَحْكَام ترجمہ: آیات الاحکام کی تعداد کو معین کرنا پر کوئی دلیل نہیں ہے مکمل قرآن کریم اور اس کی آیات احکام پر دلالت کرتی ہیں

[(أصول الفقه إجابة السائل شرح بغية الآمل ۱/ ۳۸۴ — الصنعاني (ت ۱۱۷۶]

ہمارے مطابق یہ دوسرا موقف زیادہ مضبوط اور راجح ہے

وجوہات ترجیح

(1) اگر پہلے قول کو مان لیا جائے تو قرآن مجید کا اکثر حصہ صرف تلاوت اور تبرک کے لیے رہ جائے گا

(2) احکام کا استنباط مجتہد کی قابلیت پر ہوتا ہے کوئی مجتہد ہزار احکام بھی نکال سکتا ہے

(3) آیات القصص سے بھی الحاکم شرعیہ کا استنباط ہو سکتا ہے ج جیسے قصہ موسی اور قصہ. شعیب

سے یہ ثابت ہوتا ہے (1) اولاد کا مشورہ قبول کرنا چاہیے (2) نکاح کے لئے مہر ضروری ہے (3) کسی کو اجیر خاص رکھ سکتے ہیں

اسی طرح قصہ یوسف و قصہ بنیامین سے معلوم ہوتا ہے کہ کفالت جائز ہے

قصہ داود و قصہ سلیمان سے معلوم ہوتا ہے کہ نقصان کرنے پر ضمان دینا ہوگا

قصہ ولادت سیدتنا مریم اور حضرت زکریا پر قرعہ اندازی ہونا اس کے جواز کی دلیل ہے

قصہ یعقوب اور ان کی اولاد جنہوں نے جھوٹے خون سے لت پت قمیص لائی تو یعقوب علیہ السلام نے قرینہ سے ان کے جھوٹ کو پکڑ لیا

(4) آیات امثال سے بھی احکام کا استنباط ہو سکتا ہے جیسے صدقہ کرنے کی مثال بالیوں سے دی گئی ہے جس سے صدقہ کا استحباب ثابت ہوتا ہے اسی طرح صدقہ کرنے کے بعد احسان جتانے کو بھی مثال سے سمجھایا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ احسان جتانا حرام ہے

مجتہد جب آیات الاحکام کی تلاش کرے گا تو آیات الاحکام کو دوسری آیات سے ممیز کرنے کے لیے اس کو پورے قران مجید پر غور و فکر کرنا ہوگا

اختلاف کی اصل وجہ

بعض ائمہ کرام کے نزدیک آیات الاحکام صرف وہی کہلائی گی جس کا موضوع ہی حکم شرعی بیان کرنا ہو

بعض دوسرے ائمہ ہر اس آیت کو آیات الاحکام کے ضمن میں لاتے ہیں جن سے شرعی حکم کا استنباط ہو سکتا ہے